اداریہ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلامی علوم ورسوم کی ترویج وتشہیر میں دینی مدارس کا کلیدی کردار ہے۔کوئی بھی دینی شعبہ مدارس دینیہ سے ماوراء ہو کر صحیح صحیح دینی خدمات سرانجام نہیں دے سکتا، خواہ وہ درس وتدریس سے متعلق ہو یا امامت وخطابت سے، تصنیف وتالیف سے متعلق ہو یا اصلاح وتربیت سے، افتاء وتبلیغ سے متعلق ہو یا سیاست سے، غرض ہر شعبے کے ورکرز دینی مدارس کے تربیت یافتہ فضلاء ہونگے۔اس واسطے دینی مدارس کو اسلام کے قلعے کہا جاتا ہے۔اور اسی بات کے پیش نظر شاعر مشرق نے کہا تھا۔

ان مدارس اور خانقاہوں کو اپنی حالت پر رہنے دیں۔اگر یہ مدارس اور خانقاہیں نہ رہیں، تو کیا ہوگا؟ وہی کچھ ہوگا جو میں (سپین میں) دیکھ کے آیا ہوں۔ (تلخیص از قول اقبال)۔

شاعر مشرق کے اس درد کی وجہ یہی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ دینی مدارس کی بقاء حقیقی اسلام کی بقاء ہے۔ان کے بغیر اسلام کا نام تو رہیگا لیکن اس کی روح باقی نہیں رہیگی۔اسی حقیقت کو مغرب نے بھی بھانپ لیا۔اور اپنی پوری میشنری کا رخ اس طرف موڑا کہ کسی طرح ان مدارس کی افادیت کو غیر مؤثر بنایا جائے۔دینی مدارس کی موجودگی میں ان کا "Americanization of Islam" کا منصوبہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔اس واسطے ان کی تھینک ٹینکس ہمہ وقت اس سوچ اور فکر میں رہتی ہیں کہ کسی طرح دینی مدارس کو دنیا کی نظروں میں دہشت گردی کے مراکز ثابت کر کے اپنے مقاصد کے حصول کو ممکن بنائیں۔

اغیار کے اس مذموم ایجنڈے کی تکمیل کا تہیہ ہمارے اپنے مغرب پرست راہنماؤں نے کر رکھا ہے۔یہ نام نہاد مسلمان مغرب کے ہمنوا بن کر مدارس اور اہل مدارس کے درپے ہو چکے ہیں۔وارثین نبوت پر دہشت گردی کے الزامات لگا کر ان کو بدنام کیا جا رہا ہے۔مدارس دینیہ کو دہشت گردی کے اڈے قرار دیکر ان کی حرمت کو پامال کیا جا رہا ہے۔

لیکن ان سے بھی زیادہ افسوس پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے اہلکاروں پر ہے جو مدارس اور اہل مدارس کی بدنامی میں حکمرانوں سے کم کردار ادا نہیں کر رہی ہیں۔

ہمارا وہ پڑوسی ملک جس کو ہم نے ہمیشہ اسلام دشمن ملک کے نام سے پہچانا اور یاد کیا ہے۔ جس کے بارے میں ہمارے بچے بچے کا ذہنی تصور یہ بن چکا ہے کہ یہ اسلام اور مسلمان دشمن ملک ہے، لیکن جب اس اسلام دشمن ملک میں واقع عظیم علمی درسگاہ دارالسلام دیوبند کے متعلق مغرب بات کرتا ہے تو یہی اسلام دشمن ملک اس کو دوٹوک الفاظ میں جواب دیتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند ہمارا سرمایۂ افتخار ہے اس بارے میں کسی کی بات برداشت نہیں کرتے۔

لیکن ہمارے اسلام دوست راہنما امریکہ اور یورپ سے پہلے مدارس کو دہشت گرد کہنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ تحریک پاکستان کے قابل قدر راہنما جس نے ایسے وقت میں فتوٰی دیا جب تحریک پاکستان کی بھرپور مخالفت ہو رہی تھی، کی قائم کردہ عظیم علمی درسگاہ دارالعلوم کراچی کو بھی معاف نہ کیا اور اس کی حرمت کو بھی پامال کر دیا۔ اور اب حال ہی میں جب جامعہ احسن العلوم کے معصوم، مظلوم اور بے گناہ طلبہ اور محض چند دن بعد جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب کو شہید کر دیا گیا تو ایک طرف درد دل رکھنے والے مسلمانوں کے احساسات اور جذبات کو مجروح کیا گیا، پورے ملک میں اس کے خلاف آگ بھڑک اٹھی، ہر ضلع میں اس کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے، قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو قرار واقعی سزا دینے کے مطالبے ہوئے۔ تو دوسری طرف بہت سے سوالوں نے جنم لیا۔ جن میں سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ اس قسم کے واقعات کے رونما کرنے سے کہیں تجارت اور علم کے عظیم مرکز کراچی میں "طالبانائزیشن" کو ترویج تو نہیں دی جا رہی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ امریکہ اور یورپ اپنے مذموم مقاصد کی کماحقہ حصول کیلئے مدارس دینیہ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمارے بڑوں کو آلہ کاروں کے طور پر استعمال کر رہے ہیں جو امریکہ کی غلامی میں علوم نبوت تو درکنار نبوت سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ لیکن ان سے شاید یہ بات مستور ہے کہ:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

......☆☆☆☆☆......